21573-اگر مٹی اور پانی نہ ملے تو طہارت کے لیے کیا کیا جائے ؟

سوال

اگر کوئی شخص طہارت کے لیے پانی اور مٹی نہ پائے تو کیا کرے ؟

اور کیا جب دونوں میں سے کوئی ایک چیز مل جائے تو کیا نمازیں دوبارہ ادا کی جائینگی ؟

پسندیدہ جواب

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی شخص حضر یا سفر میں محبوس ہو وہ اس طرح کہ نہ تو اسے مٹی ملے اور نہ ہی پانی ، یا پھر سولی کے تختے پر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو جس حالت میں ہے مکمل نماز ادا کرلے ، چاہے اسے نماز کے وقت میں پانی مل جائے یا وقت گزر جانے کے بعد پانی ملے دونوں صورتوں میں نماز نہیں لوٹائے گا .

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

.{اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو}.

اور ارشاد باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو"

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

.{تم پر جو حرام ہے اس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے، مگر جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ}.

ان نصوص اور دلائل سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ شریعت میں ہم پر وہی لازم ہے جس کی ہم میں استطاعت ہے، اور جس کی ہمارے اندر استطاعت ہی وہ ہم سے ساقط ہے.

اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالی نے ہم پر نماز کے لیے وضوء یا تیمم ترک کرنا حرام قرار دیا ہے، الا یہ کہ ہم اسے ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں، اور پانی یا مٹی سے روکا ہوا شخص مٹی یا پانی سے طہارت نہ کرنے میں مضطر ہے، حالانکہ وضوء یا تیمم نہ کرنا حرام ہے، چنانچہ اس حالت میں ہمارا اس پر اسے حرام کرنا ساقط ہے، وہ ایمان اور نماز کے احکام مکمل کرتے ہوئے نماز ادا کرنے پر قادر ہے، تو اس طرح اس پر وہی چیز باقی رہے گی جس کی اس میں قدرت ہے.

چنانچہ اگر وہ اس طرح نماز ادا کر لے جس طرح ہم نے بیان کیا ہے تو اس نے اسی طرح نماز ادا کی ہے جس طرح اللہ تعالی نے اسے حکم دیا تھا، اور جو شخص اللہ تعالی کے حکم کے مطابق نماز ادا کرتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ نماز اول وقت میں جلد ادا کرنا افضل ہے.

اور ابو حنیفہ، سفیان ثوری، اوزاعی رحمہم اللہ اور ان جیسے دوسرے کہتے ہیں کہ : جب تک اسے پانی نہ ملے اس وقت تک نماز ادا نہ کرے.